بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل
قادیان

خطبہ نمبر ۲۲

یوم چہارشنبہ

جلد ۳۱	۳۰ ماہ تبوک ۱۳۲۲ ہش	۲۹ رمضان المبارک ۱۳۶۲ھ	۳۰ ستمبر ۱۹۴۳ء	نمبر ۲۳۰

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۲۹ ماہ تبوک۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق صبح ۹½ بجے بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور انشاء اللہ العزیز کل ۳۰ ستمبر بروز جمعرات پہلی سروس سے ڈلہوزی سے روانہ ہوں گے۔ اور تین بجے قادیان پہنچ جائیں گے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی بخیریت کل مورخہ ۲۸ تبوک کو ڈلہوزی پہنچ گئیں۔ الحمد للہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان ۲۹ ماہ تبوک۔ کل چودھری محمد نذیر و محمد شریف صاحبان آف لاہور کمپنی نے دعوتِ افطار دی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت سے صحابہ اور دیگر احباب مدعو تھے۔

خطبہ جمعہ

انسان کو چاہیئے تدبیر سے کام لے مگر تقدیر پر بھی نظر رکھے!

از حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ مورخہ ۳ تبوک ۱۳۲۲ ہش / ۳ ستمبر ۱۹۴۳ء بمقام ڈلہوزی

(مرتبہ منشی فتح الدین صاحب)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

انسانی تدابیر ایک وقت تک کام آسکتی ہیں۔ اور ایک جگہ پر جا کر رُک جاتی ہیں۔ بہت سے لوگ اس میں غلطی کرتے ہیں۔ کہ تدبیر کو "تقدیر کا نام دے چھوڑتے ہیں۔ اور تدبیر کو نظرانداز کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں

انسان کے لئے دو قانون

بنائے ہیں۔ ایک قانون تدبیر کا ہے اور ایک "تقدیر کا۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے انسان کو ہاتھ دئے ہیں۔ کان دئے ہیں۔ ناک دیا ہے۔ پھر خدا نے عقل دی ہے۔ فراست دی ہے۔ ان سب کا دینا بتاتا ہے۔ کہ انسان کو تدبیر سے کام لینا چاہیئے۔ مگر ان سے کام لینے کے باوجود ہم دیکھتے ہیں۔ کہ پھر بھی ضروری نہیں۔ کہ نتیجہ بھی ٹھیک نکلے۔ مثلاً آگ ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ اس میں کپڑا ڈالا جائے۔ تو جل جائیگا۔ کپڑا اس میں ڈالنے سے پہلے اس کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے کہ آگ جلا دے گی۔ آگ پر ایک مقدار میں پانی ڈالا جائے۔ تو گو ہم نے اس پر پانی نہیں ڈالا۔ مگر ہم یہ قبل از وقت جانتے ہیں۔ کہ آگ پر پانی ڈالنے سے آگ بجھ جائے گی۔ یا پھر رنگ ہیں۔ سرخ ہے۔ سبز ہے۔ زرد ہے پیشتر اس کے کہ ان میں کوئی کپڑا ڈالا جائے۔ ہم اس کے نتیجہ کو قبول کر لیتے ہیں۔ کہ کپڑا ڈالیں گے۔ تو وہ سرخ یا زرد یا سبز ہو جائیگا اس میں نہ بتانے کی ضرورت ہے اور نہ شک کرنے کی۔ اس کا نتیجہ ہم کو پہلے سے ہی نظر آرہا ہوتا ہے۔ مگر

انسانی اعمال کے نتیجہ کے متعلق

ہم یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتے۔ کہ بُرا نکلیگا یا اچھا۔ مثلاً بچے کو ماں باپ پڑھانے بٹھاتے ہیں۔ اس کے متعلق کوئی یقین سے نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ پڑھ کر مولوی بنے گا یا ڈاکٹر بنے گا۔ یا اور کوئی افسر بن جائے گا۔ کیونکہ درمیان میں بیسیوں روکیں ہیں۔ ہو سکتا ہے۔ بچہ تعلیم کے درمیان میں مر جائے۔ یا درمیان میں کسی وجہ سے پڑھائی ہی چھوڑ دے۔ یا پھر کند ذہن ہو۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ بیسیوں بچے کند ذہنی کی وجہ سے پڑھائی نہیں کر سکتے۔ یا آوارہ گردی میں مبتلا ہو کر پڑھائی چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ تو جس طرح رنگ میں کپڑا ڈالتے وقت ہم یہ یقینی خبر دے سکتے ہیں۔ کہ سُرخ یہ زرد یا اور کوئی رنگ ہو جائے گا۔ ہم

کسی لڑکے کی پڑھائی کے متعلق

نہیں کہہ سکتے۔ کہ وہ بی۔ اے ہو جائے گا۔ اس کے رستہ میں موت ہے۔ وہ اپاہج ہو سکتا ہے۔ یا اُسے اور کوئی بیماری لگ سکتی ہے۔ اس کے لئے کند ذہنی بھی حائل ہو سکتی ہے پس بیسیوں اسباب ایسے ہیں۔ جو اس چیز کو روک سکتے ہیں۔ اس لئے ہم یقینی طور پر نہیں کہہ سکتے۔ کہ اس کی تعلیم کا نتیجہ یہ نکلیگا یہی حال انسان کے دوسرے اعمال کا ہے حتیٰ کہ بیماریاں اور علاج بھی ایسے ہیں۔ کہ ان کے متعلق بھی ہم جس طرح رنگ کے متعلق کہہ سکتے ہیں۔ کہ کپڑا سرخ ہو جائے گا۔ نہیں کہہ سکتے کہ فلاں دوائی سے مریض ضرور اچھا ہو جائے گا۔ بعض دفعہ دوائی طبیعت کے موافق نہیں پڑتی۔ یا نسخہ بناتے وقت غلطی ہو جاتی ہے۔ بعض دفعہ موت کا وقت آیا ہوتا ہے۔ دوائی اثر ہی نہیں کرتی۔

اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ

انسانی اعمال کا نتیجہ

اللہ تعالےٰ نے پوشیدہ رکھا ہے۔ اور تدبیر کے ساتھ ایک اور جُز لگائی ہے جس کا نام شریعت نے تقدیر رکھا ہے جو انسانی تدبیر کے ساتھ ساتھ کام کرتی ہے۔ بسا اوقات انسان کوئی کام کرتا ہے۔ تو نتیجہ اس کی امید کے خلاف نکلتا ہے۔ اور بسا اوقات اس کی امید کے خلاف اچھا نکل آتا ہے کبھی کوشش کرتا ہے۔ تو اسے وہ چیز مل جاتی ہے۔ اور کبھی کوشش کرتا ہے تو نہیں ملتی۔ جسے دیکھکر عقل حیران رہ جاتی ہے۔ بعض اوقات کوئی امید نہیں ہوتی۔ مگر نتیجہ موافق نکل آتا ہے مثلاً کسی کا کوئی مقدمہ ہو۔ عین آخری منزل میں ہوتا ہے اور اس کے خلاف فیصلہ ہونیوالا ہوتا ہے۔ کہ ادھر سے مجسٹریٹ کی تبدیلی کی اطلاع آجاتی ہے۔ دوسرا نیا مجسٹریٹ آتا ہے وہ اس کا ہمدرد ہوتا ہے۔ اور فیصلہ اسکے موافق ہو جاتا ہے۔ تو اب نہ تبدیلی اسکے اختیار میں تھی اور نہ ہی اُسنے کوئی کوشش کی۔ مگر

نتیجہ اس کی امید کے خلاف

اس کے حق میں نکل آیا۔

اسی طرح ایک دکاندار ہے۔ وہ کوئی چیز بارہ ۱۲ آنے یا دس ۱۰ آنے کو فروخت کرتا ہے مگر جب اسکی چیز پرانی ہوتی یا خراب ہونے لگتی ہے تو وہ گاہک کو کہتا ہے۔ اچھا لے جاؤ۔ آٹھ آنے ہی دے دو۔ مگر گاہک اس قیمت پر بھی نہیں لیتا۔ مگر اچانک جنگ شروع ہو جاتی ہے۔ اب دکاندار اُسی چیز کو دو تین بلکہ چار روپے پر بھی نہیں دیتا۔ اور پھولا نہیں سماتا۔ کہتا ہے ابھی اور مہنگی ہوگی۔ دیکھو لڑائی اس کے اختیار میں نہ تھی جسکی وجہ سے چیزوں کی قیمت اتنی بڑھ گئی۔ پس بسا اوقات انسان ناامید ہوتا ہے۔ مگر امید کے سامان ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے سورۃ فاتحہ میں کہا گیا ہے۔ مالکِ یوم الدّین۔ یعنی

جزا سزا کا نتیجہ

اُسی کے اختیار میں ہے۔ سنکھیا ایک نہ بدلنے والی شے ہے۔ مگر انسانی اعمال کا نتیجہ بدلنے والی چیز ہے۔ تم نے دیکھا ہوگا۔ کہ بسا اوقات ایک آدمی دوسرے سے دل لگی کرتا ہے مگر دوسرا اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور بسا اوقات ایک آدمی دوسرے کو گالی دیتا ہے۔ مگر وہ ہنس چھوڑتا ہے۔ اور بعض اوقات انسان دوسرے سے پیار کرتا ہے۔ مگر وہ کہتا ہے کہ جا پرے ہٹ تو معلوم ہوا۔ کہ اس کے اندر سے

نئے تغیرات اور نئی حالتیں

پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ وہ نہیں جانتا۔ کہ اس کے عمل کا نتیجہ کیا نکلیگا۔ اسی لئے فرمایا ہے مالک یوم الدین جزا سزا اللہ تعالےٰ ہی کے اختیار میں ہے۔ بعض دفعہ انسان تدبیر کرتا ہے۔ مگر تقدیر پر نظر نہیں رکھتا۔ بعض اوقات تقدیر پر نظر رکھتا ہے۔ تو تدبیر کو بھول جاتا ہے۔ مگر یہ

دونوں حالتیں

غلط ہیں۔ کیونکہ مالک یوم الدین سے پہلے رحمٰن اور رحیم کی صفات بیان ہوئی ہیں۔ رحمٰن کے معنی ہیں ہم جزا سزا دیتے ہیں۔ رحیم کے معنی ہیں۔ ہم اچھے اور بُرے نتائج نکالتے ہیں۔ رحمانیت کہتی ہے۔ کہ کوشش کرو اور تدبیر سے کام لو۔ رحیمیت کہتی ہے۔ کہ بے شک کوشش کرو۔ مگر نظر خدا پر رکھو نتیجہ اسی نے نکالنا ہے۔ تو مومن کو

دونوں پہلوؤں کو مدّنظر

رکھنا چاہیئے۔ یہ نہ ہو کہ کبھی تدبیر کا پہلو لے اور تقدیر کے پہلو کو بھول جائے۔ اور کبھی تقدیر کو لے۔ تو تدبیر کے پہلو کو بھول جائے۔ وہ کوشش کرے۔ مگر مغرور نہ ہو۔ کہ میں نے تدبیر کر لی۔ بلکہ تقدیر کو بھی مدنظر رکھے۔ آخر نتیجہ اللہ تعالےٰ نے ہی نکالنا ہے یہ دونوں ہی چیزیں ایسی ہیں۔ کہ

انسانی اعمال کی تکمیل

کے ساتھ دونوں کا ہونا لازم ہے کہ انسان تدبیر بھی کرے۔ اور تقدیر پر بھی نظر رکھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سلطان عبدالحمید صاحب کے متعلق فرمایا کرتے تھے۔ کہ جب یونان پر حملہ ہوا تو مشورہ کے لئے معاملہ وزیروں کے پیش ہوا۔ وہ چونکہ لڑنا نہیں چاہتے تھے۔ اس لئے انہوں نے کہا۔ یہ بھی کر لیا ہے۔ اور یہ بھی انتظام ہو گیا ہے مگر فلاں بات نہیں ہو سکی۔ وہ بادشاہ کو یہ تو نہیں کہہ سکتے تھے۔ کہ ہم دشمن سے لڑنا نہیں چاہتے۔ انہوں نے کوئی بہانہ ہی بنانا تھا۔ سو اس طرح اس کے دل کو جنگ سے پھرانے کی کوشش کی۔ سلطان نے کہا اچھا تم نے یہ بھی کر لیا ہے۔ اور یہ بھی کر لیا ہے جب تم نے سارا انتظام کر لیا ہے۔ صرف ایک انتظام نہیں کیا تو

اسے خدا پر چھوڑ دو

آخر کچھ تو خدا پر بھی چھوڑنا چاہیئے۔ آخر چھ ماہ میں ہی وہ جنگ جیت گئے۔ اور اس عرصہ میں یورپ کی فوجیں جن کا یونان سے وعدہ تھا۔ اس کی مدد کو بھی نہ پہنچ سکیں پس انسان کو چاہیئے کہ کوشش کرے تدبیر سے کام لے۔ مگر تقدیر پر بھی نظر رکھے خدا نوکر تو نہیں ہے۔ کہ انسان اپنے ہاتھ باندھ کر بیٹھ جائے۔ تو بھی تقدیر اس کا نتیجہ اس کے حق میں نکالے۔ خدا بادشاہ ہے وہ نتیجہ نکالے گا۔ مگر انسان کو چاہیئے کہ کوشش کرے۔ اور پھر توکل سے کام لے۔ پس مومن کو اپنے کام میں تدبیر کو بھی اور تقدیر کو بھی نہیں بھولنا چاہیئے۔ بلکہ چاہیئے۔ کہ وہ اپنی تدبیروں میں لگا رہے۔ اور تقدیر کو بھی مدنظر رکھے۔ جو آدمی تدبیر کو بھولتا ہے۔ اور تقدیر پر نظر رکھتا ہے۔ وہ

خدا تعالےٰ کا امتحان

لیتا ہے۔ اور جو تقدیر کو بھول کر تدبیر ہی پر نظر رکھتا ہے۔ وہ

خدا تعالےٰ کو چیلنج

دیتا ہے۔ اور یہ دونوں حالتیں خطرناک ہیں۔ مگر وہ شخص جو دونوں کام کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا فضل بھی اور اس کا ازلی قانون بھی اس کی تائید میں لگ جاتے ہیں ؛

انصار سلطان القلم

مجلس انصار سلطان القلم کا الحاق مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے ہو چکا ہے۔ اور اس سے متعلق اہتمام شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سپرد ہے چنانچہ شعبہ ہذا کی طرف سے تمام اراکین مجلس انصار سلطان القلم کو اس امر کی اطلاع کر دی گئی تھی۔ امید ہے انصار سلطان القلم پوری سرگرمی کے ساتھ مجلس ہذا کے پروگرام میں حصہ لیں گے۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ تمام اراکین مجلس انصار سلطان القلم ازراہ کرم ایک ہفتہ کے اندر شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو اس امر کی اطلاع بخشیں۔ کہ وہ آئندہ ماہ میں کن عنوانات پر مضامین تحریر فرمائیں گے۔ معتمد [illegible] عطاء الرحمٰن

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے لئے ایک مخیر دوست کا عطیہ

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کر چکا ہوں فنڈ کی کمزوری کی وجہ سے مجلس مرکزیہ انصار اللہ کے بہت سے اہم کاموں کی سرانجام دہی میں روک پیدا ہو رہی ہے۔ اس لئے مرکزیہ انصار اللہ فنڈ کی مضبوطی کے لئے انصار اللہ کو جلد توجہ کرنی چاہیئے۔ جماعت کے ذی ثروت احباب اس فنڈ میں یکمشت عطیہ ادا فرما کر اسے مضبوط کریں۔ میری اس تحریک پر جماعت کے ایک مخیر دوست جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آباد نے مبلغ یکصد روپیہ یکمشت اس فنڈ میں ادا فرمایا ہے۔ میں مرکزیہ مجلس انصار اللہ کی طرف سے جناب سیٹھ صاحب موصوف کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

نیز جماعت کے دیگر ذی ثروت احباب سے بھی درخواست ہے۔ کہ وہ بھی اس فنڈ میں یکمشت رقم ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اسی طرح زعماء صاحبان مجالس انصار اللہ سے بھی درخواست ہے۔ کہ وہ بھی اپنی اپنی جماعت کے انصار سے چندہ انصار اللہ مع بقایا وصول کر کے بہت جلد محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام بھیجکر عنداللہ ماجور اور اس فنڈ کی مضبوطی کا باعث ہوں۔ اور آئندہ ماہ بماہ بھجوانے کا التزام فرمائیں۔ تاکہ فنڈ کے مضبوط ہونے پر کام کو مطابق پروگرام جاری کیا جا سکے۔

خاکسار شیر علی عفی عنہ صدر مجلس مرکزیہ انصار اللہ

مومن کا قدم آگے بڑھتا ہے

فرمایا:۔ "منافق ہمیشہ ایسے وسوسے پیش کرتا رہتا ہے۔ جن کے نتیجہ میں قوم کا قدم قربانیوں کے میدان میں سست ہو جائے۔ لیکن مومن کا قدم ہمیشہ آگے کی طرف اٹھتا ہے۔ اور وہ ہمیشہ اس امر کی کوشش کرتا ہے۔ کہ اپنے وعدے کو اور اس عہد کو جو اس نے خدا تعالےٰ سے کیا ہے پورا کرے۔ اس دوران میں خواہ اسے مشکلات پیش آئیں یا راحت میسر ہو دونو اس کے لئے برابر ہوتی ہیں۔ کیونکہ اس کی اصل خواہش یہ ہوتی ہے۔ کہ میرا خدا مجھ سے راضی ہو جائے۔ اگر راحت آئے تو اس کی وجہ سے قربانیوں میں سست نہیں ہو جاتا۔ اور اگر تکلیف آئے تو گھبراتا نہیں بلکہ اپنے ایمان میں بڑھ جاتا ہے۔ جیسے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے الذین قال لھم الناس۔ ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوھم فزادھم ایمانًا وقالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل (آل عمران رکوع ۱۸) یعنی مومن وہ ہیں۔ کہ جب ان سے لوگ کہتے ہیں۔ کہ سب قومیں تمہارے خلاف جمع ہو گئی ہیں۔ اس لئے تم اب لوگوں سے ڈر کر نرم پڑ جاؤ۔ تو بجائے اس کے کہ وہ ڈریں۔ یہ بات ان کو ایمان میں اور بھی بڑھا دیتی ہے۔ اور وہ کہتے ہیں اللہ ہمارے لئے کافی ہے۔ اور وہ سب سے بہتر کارساز ہے۔ غرض مصیبت آئے۔ تب بھی مومن اپنے ایمان بڑھ جاتا ہے۔ اگر راحت ملے تب بھی وہ غافل نہیں ہوتا۔ کیونکہ ہر بات میں اللہ تعالےٰ کا ہاتھ کام کرتا دکھائی دیتا ہے۔ جب تک کسی کے اندر یہ ایمان پیدا نہ ہو۔ جب تک سچے طور پر وہ یہ نہ سمجھے۔ کہ اس کا کام جہاں ایک طرف اپنے نفس کی اصلاح کرنا ہے۔ وہاں دوسری طرف تمام دنیا سے روحانی جنگ کرنا ہے اس وقت تک وہ خطرہ کی حالت میں نہیں ہوتا ہے۔ اور اس بات کا امکان ہوتا ہے۔ کہ وہ اس مقام کو کھو بیٹھے جو اسے خدا تعالےٰ کی طرف سے ملا ہے"

وہ احباب جنہوں نے سال نہم ابھی تک ادا نہیں کیا۔ وہ اب فوری توجہ کریں۔ اور جلد سے جلد ادا کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہوں۔ اللہ تعالےٰ توفیق بخشے آمین

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

اجتماع کے موقعہ پر مختلف کھیلوں کے کھلاڑیوں کے نام جلد بھجوائیے

خدام الاحمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوی کرشن اوتار پر

بعض اعتراضات کے جواب

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کرشن اوتار کے متعلق ایڈیٹر صاحب الفضل کی وساطت سے بعض ہندوؤں کی طرف سے چند سوال بغرض جواب موصول ہوئے ہیں گو ان سوالات کے جواب پہلے بھی دیئے جا چکے ہیں تاہم پھر دیئے جاتے ہیں شاید کسی کو ہدایت نصیب ہو۔

پہلا سوال یہ ہے کہ شری کرشن جی مہاراج تو پنر جنم یا تناسخ کے قائل تھے۔ مگر مرزا صاحب تناسخ سے منکر تھے۔ پھر یہ ان کے اوتار کیسے ہو سکتے ہیں۔ یہی اعتراض حال میں اخبار پرتاپ میں بھی دہرایا گیا ہے۔ جس کا مختصر جواب الفضل میں دیا جا چکا ہے مگر ذیل میں اس کا جواب کسی قدر تفصیل کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت کرشن قادیانی علیہ السلام بھی تناسخ کے قائل تھے۔ مگر ایسے تناسخ کے نہیں جو حقیقت کے خلاف۔ عقل کے مخالف اور صداقت سے دور ہے۔ بلکہ آپ ایسے تناسخ کے قائل تھے۔ جو حقیقت پر مبنی۔ ستیہ پر مبنی اور عقل کے مطابق ہے جس کا ستیہ سروپ (اصل حقیقت) حضور علیہ السلام نے بایں الفاظ ظاہر فرما دی ہے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں ہر "واضح ہو کہ اسلام میں صرف وہ قسم تناسخ یعنی آواگون کے باطل اور ٹھہرائے گئے ہیں جس میں گزشتہ ارواح کو پھر دنیا کی طرف لوٹایا جائے۔ لیکن بجز اس کے اور بعض صورتیں تناسخ یعنی آواگون کی ایسی ہیں۔ کہ اسلام نے انکو روا رکھا ہے۔ چنانچہ ان میں سے ایک یہ ہے کہ اسلامی تعلیم سے ثابت ہے۔ کہ ایک شخص جو اس دنیا میں زندہ موجود ہے۔ جب تک وہ تزکیہ نفس کر کے اپنا سلوک تمام نہ کرے۔ اور پاک ریاضتوں سے گندے جذبات اپنے دل سے نکال نہ دیوے۔ تب تک وہ کسی نہ کسی حیوان یا کیڑے یا مکوڑے سے مشابہ ہوتا ہے۔ اور اہل باطن کشفی نظر (دویہ درشٹی) سے معلوم کر جاتے ہیں کہ وہ اپنے کسی مقام نفس پرستی میں مثلاً بیل سے مشابہ ہوتا ہے یا گدھے سے یا کتے سے یا کسی اور جانور سے اور اسی طرح نفس پرست انسان اسی زندگی میں ایک جون بدل کر دوسری جون میں آتا رہتا ہے۔ ایک جون کی زندگی سے مرتا ہے۔ اور دوسری جون کی زندگی میں جنم لیتا ہے۔ اسی طرح اس زندگی میں ہزارہا موتیں اس پر آتی ہیں۔ اور ہزارہا جونیں اختیار کرتا ہے اور اخیر پر اگر سعادت مند ہے۔ تو حقیقی طور پر انسان کی جون اسکو ملتی ہے۔ اسی بنا پر خدا تعالے نے نافرمان یہودیوں کے قصہ میں فرمایا۔ کہ وہ بندر بن گئے۔ اور سؤر بن گئے سو یہ بات تو نہیں تھی۔ کہ وہ حقیقت میں تناسخ کے طور پر بندر ہو گئے تھے۔ بلکہ اصل حقیقت یہی تھی۔ کہ بندروں اور سؤروں کی طرح نفسانی جذبات ان میں پیدا ہو گئے تھے۔ غرض یہ قسم تناسخ کی اسی دنیا کی زندگی کے غیر منقطع سلسلہ میں شروع ہوتی ہے۔ اور اسی میں ختم ہو جاتی ہے۔ اور اسمیں مرنا اور جینا اور آنا اور جانا ایک حکمی امر ہوا کرتا ہے۔ نہ دوقعی اور حقیقی اور دوسری قسم تناسخ کی وہ ہے جو قیامت کے دن دوزخیوں کو پیش آئیگی۔ اور وہ یہ ہے کہ ہر ایک دوزخی جس گندے جذبہ میں گرفتار ہو گا۔ اسی کے مناسب حال کسی حیوان کی صورت بنا کر اسکو دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ مثلاً جو لوگ شکم پرستی کی وجہ سے خدا سے دور پڑ گئے۔ وہ کتوں کی شکل میں کر کے دوزخ میں گرائے جائیں گے۔ اور جو لوگ شہوت کے جماع کی وجہ سے خدا تعالے کے حکم کی حد سے گزر گئے ہونگے وہ سؤروں کی شکل میں دوزخ میں گرائے جائیں گے۔ اور جن لوگوں نے نافرمانی کر کے بہت سے حیوانوں کے ساتھ مشابہت پیدا کر لی تھی۔ وہ بہت سی جونوں میں پڑیں گے۔ اس طرح پر ایک جون کو ایسی حالت میں ختم کر کے جو موت سے مشابہ ہے۔ دوسری جون کا چولہ پہن لیں گے۔ اسی طرح ایک جون کے بعد دوسری جون میں آئیں گے۔ اور نہ ایک موت بلکہ ہزاروں موتیں ان پر آئیں گی۔ اور وہ موتیں وہی ہیں جن کو خدا تعالے نے ثبور کثیر کے لفظ سے قرآن شریف میں بیان کیا ہے۔ مگر مومنوں پر بجز ایک موت کے جو موتہ اولیٰ ہے اور کوئی موت نہیں آئے گی۔ تیسری قسم تناسخ کی جو قرآن میں بیان ہے یہ ہے، جو انسانی نطفہ ہزارہا تغیرات کے بعد پھر نطفہ کی شکل بنتا ہے۔ مثلاً اول گندم کا دانہ ہوتا ہے اور ہزاروں برس اسکی یہ صورت ہوتی ہے کہ زمیندار اسکو زمین میں بوتا ہے۔ اور وہ سبزہ کی شکل پر ہو کر زمین سے نکلتا ہے۔ آخر دانہ بن جاتا ہے پھر کسی وقت زمیندار اسکو بوتا ہے۔ اور پھر سبزہ بنتا ہے۔ اسی طرح صدہا سال ایسا ہی ہوتا رہتا ہے۔ اور ہزارہا قالب میں وہ دانہ آتا ہے یہاں تک کہ اس کے انسان بننے کا وقت آ جاتا ہے۔ تب اس دانہ کو کوئی انسان کھا لیتا ہے۔ اور اس سے انسانی نطفہ بن جاتا ہے۔ جیسا کہ مثنوی رومی میں ہے ؎

> ہمچو سبزہ بارہا روئیدہ ام
> ہفتصد و ہفتاد قالب دیدہ ام

(ست بچن صفحہ ۸۳-۸۴)

اور درحقیقت شری کرشن بھی اگر تناسخ کے قائل تھے تو اسی قسم کے تناسخ کے نہ کہ اس قسم کے تناسخ کے مؤید جو کہ آجکل ہندوؤں نے سمجھ رکھا ہے۔ یہ تو اس امر کو باور کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ کہ خدا کسی کو بغیر اس کے عملوں کے کوئی انعام نہیں دے سکتا۔ خدا کسی کے گناہ معاف نہیں کر سکتا۔ خدا اگر چاہے بھی تو ایک مکھی تک نہیں پیدا کر سکتا۔ جب تک کہ گنہگار روح اس کے قبضہ میں نہ آئے۔ اسی طرح تناسخ کا عقیدہ یہ تسلیم کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ کہ دنیا میں جتنے بھی مہاپرش اور اوتار آئے، وہ سب کے سب نعوذ باللہ گنہگار تھے۔ کیونکہ قریب قریب سبھی مہاپرشوں بزرگوں۔ نبیوں اور اوتاروں کو دنیا میں حق و صداقت کے پھیلانے کے باعث سخت سے سخت اذیتیں پہنچیں دکھ اور درد سہنے پڑے۔ آلام و مصائب کی چکی میں پسنا پڑا۔ جن کا باعث ان کے گزشتہ جنم کی بداعمالیاں تھیں۔ کیونکہ تناسخ کا عقیدہ ملن کر ان بزرگوں کے متعلق یہی فتوے دینا پڑتا ہے، کہ وہ پہلے جنموں میں ضرور پاپوں اور گناہوں میں ملوث رہ چکے تھے۔ جن کی وجہ سے وہ اگلے جنموں میں دکھوں اور تکلیفوں میں ڈالے گئے حالانکہ ان برگزیدہ ہستیوں اور پوتر آتماؤں کے متعلق اس قسم کا خیال ہی دل میں لانا حد درجہ کی نادانی ہے۔

پھر سب سے بڑی بات یہ ہے، کہ ہندو دھرم کی بنیادی کتاب "وید" کا مندرجہ ذیل منتر بھی بڑے زور سے مسئلہ تناسخ کو رد کر رہا ہے کہ "اہم ایو سویم ادم ودامی جُشٹم دیوانام اُت مانوشانام یم یم کامیے تم تم اگرم کرومی۔ تم برہمانم تم رشیم تم سومیدھام" (میں (ایشور) خود ہی کہتا ہوں۔ جو دیوتاؤں اور انسانوں کا پیارا ہوں کہ جس جس کو میں بڑھانا چاہتا ہوں۔ اس اس کو برہما رشی اور عقلمند بنا دیتا ہوں۔" یہ منتر اتھرو وید میں بھی آتا ہے اور رگوید میں بھی درج ہے۔ اب وید مقدس کے ان صاف اور صریح الفاظ کے ہوتے ہوئے قائلین تناسخ کی "کرم فلاسفی" کہاں باقی رہ جاتی ہے۔ جب ایشور صاف لفظوں میں اپنے قادرانہ اختیارات کا اظہار فرماتے ہوئے اطلاع دیتا ہے۔ کہ میں جس کو چاہتا ہوں برہما بنا دیتا ہوں۔ میں جس کو چاہتا ہوں اس کو رشی بنا دیتا ہوں۔ میں جس کو چاہتا ہوں اس کو بڑا اور عقلمند بنا دیتا ہوں۔ تو ایسی حالت میں یہ کہنا کہ کسی انسان کا چھوٹا یا بڑا ادنیٰ اور اعلےٰ بننا اس کے گزشتہ اعمال کا نتیجہ ہے۔ کس طرح صحیح اور درست مانا جا سکتا ہے باقی رہا گیتا میں ارجن کو یہ کہنا کہ:۔

"اے ارجن! میرے اور تیرے بہت سے جنم ہو چکے ہیں۔ ان سب کو میں جانتا ہوں۔ اور تو نہیں جانتا۔"

یہی معنی رکھتا ہے۔ جو حضرت کرشن قادیانی کے محولہ بالا الفاظ سے ظاہر ہیں کہ شری کرشن بوجہ روحانی بصیرت رکھنے کے ان تمام تغیرات سے واقف تھے۔ جو ان کے جسم اور روح کے تیار ہونے میں پیش آئے۔ مگر ارجن ان سے ناواقف رہا۔ اور اگر اس فقرہ کو خدا کی طرف سے سمجھا جائے۔ تو اس کے یہ معنی ہوں گے۔ کہ میں بارہا دنیا پر ظاہر ہوا ہوں جس کا مجھے علم ہے۔ مگر تیری گزشتہ حالتیں تجھ سے پوشیدہ ہیں:۔

اگر اس کے سوا بھی کوئی فقرہ گیتا میں ایسا ہو۔ جس سے موجودہ تناسخ کے عقیدہ کی تائید ہوتی ہو۔ تو اس کے متعلق یہی سمجھنا چاہیئے کہ وہ بعد کے لوگوں نے اصل بات کو نہ سمجھنے کے باعث لکھ دی ہے۔ کیونکہ شری کرشن ایسے مہاپرش۔ خدا پرست اور عارف باللہ اس قسم کا عقیدہ نہیں مان سکتے تھے۔ جن سے خدا اور اس کے رسولی زیر الزام آتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ ان کے مثیل اور بروز نے بھی اس قسم کے غلط عقیدہ کی تائید نہیں کی۔ بلکہ وہی اقسام تناسخ کی مانی ہیں۔ جو حقیقت پر مبنی اور عقل کے مطابق تھیں۔

پس یہ اعتراض کہ چونکہ شری کرشن تناسخ مانتے تھے۔ اور حضرت کرشن قادیانی نہیں مانتے تھے۔ اس لئے ان کے مثیل کیسے ہو سکتے ہیں اپنے اندر کوئی وزن نہیں رکھتا۔

دوسرا سوال حضرت کرشن قادیانی کے دعوی کرشن کو سنکر یہ بھی اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ یہ شری کرشن کے مثیل یا اوتار کس طرح ہو سکتے ہیں۔ جبکہ وہ گوپال تھے اور یہ گئو خور؟ مگر ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ گوپال کے لفظ سے یہ مراد کس طرح لے لی گئی کہ انہوں نے گئو کشی ممنوع قرار دی تھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شری کرشن گوپال اس لئے کہلاتے تھے کہ انہوں نے اپنا بچپن گوالوں میں گذارا تھا۔ اور انہی کے ساتھ گائیں چرایا کرتے تھے۔ نہ اس لئے کہ انہوں نے گاؤکشی کو منع کیا۔

ہمارے آقا و مولا سرور کائنات حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی چرواہا (راعی) کہا جاتا تھا۔ کیونکہ بچپن میں آپ نے بکریاں چرائی تھیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب کبھی نہیں سمجھا گیا۔ کہ آپؐ نے بکریوں کو ذبح کرنا حرام قرار دیا تھا۔ اس لئے وہ چرواہا کہلائے۔ بکریاں چرانا یا گائیں چرانا اور اسی لحاظ سے چرواہا یا گوالہ اور گوپال کہلانا اس بات کی دلیل نہیں۔ کہ چرواہا یا گوالہ بکری اور گائے ذبح کرنا حرام سمجھتے ہیں۔ یا شری کرشن جی اور فخر موجودات صلعم نے گائے اور بکریوں کا ذبح کرنا منع کر دیا تھا۔

پس اگر شری کرشن کو گوپال کہا جاتا تھا تو ان کے پیشے کے لحاظ سے نہ کہ اس لئے کہ انہوں نے گاؤکشی کو روک دیا۔ پس جب یہ ظاہر ہے کہ شری کرشن گائیں پالنے کے باعث گوپال کہلائے۔ تو اس لحاظ سے حضرت کرشن قادیانیؑ بھی گوپال کہلائے جانے کے مستحق ہیں۔ کیونکہ آپ بھی ایک بہت بڑے زمیندار خاندان سے تعلق رکھتے تھے جن کے ہاں گائیں بھینسیں کافی تعداد میں پالی اور پرورش کی جاتی تھیں۔

اور اگر کہا جائے کہ شری کرشن نے گائے ذبح کرنا ممنوع قرار دیا تھا اس لئے گوپال کہلائے تو اس کے ثبوت میں کوئی تاریخی ثبوت پیش کرنا چاہئیے جو کسی مستند تاریخ سے ماخوذ ہو مگر ہمیں معلوم ہے۔ کہ ہندو پنڈت اس وقت تک اسے پورا کرنے سے قاصر رہے ہیں۔

اور اگر ہم فرض کے طور پر مان بھی لیں کہ اُن کا نام محض اس لئے گوپال تھا۔ کہ انہوں نے اپنے زمانہ میں گئو کشی بند کروا دی تھی۔ تو یہ حکم وقتی سمجھنا چاہئیے۔ کیونکہ اُن کے عہد یا اس کے ماقبل کے واقعات کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس وقت سینکڑوں نہیں ہزاروں نہیں لاکھوں کی تعداد میں گائیں ذبح ہونے لگ گئی تھیں۔ اور ممکن ہے کہ گئو کشی کی اس انتہائی کثرت کے باعث ملک میں جانوروں کا قحط پڑ گیا ہو جس کی وجہ سے زراعت کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ محسوس کرتے ہوئے شری کرشن نے اس نقصان کو روکنے کیلئے اپنے زمانہ میں گئو کشی کو ممنوع یا محدود قرار دے دیا ہو پس اگر انہوں نے ملک کی زرعی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے وقتی طور پر ایسا کیا تو عین مناسب تھا لیکن اگر ان کے وقتی حکم کو دائمی ٹھہرایا جائے اور یہ سمجھا جائے کہ انہوں نے ہمیشہ کے لئے اسے حرام قرار دیا تو یہ غلطی ہے۔ کیونکہ جب گاؤکشی کا دستور قدیم سے چلا آتا تھا۔ اور بقول شری وید چنتامنی راؤ یگیہ میں بھی اس کا استعمال ہوتا تھا۔ اور کھایا بھی جاتا تھا۔ تو یہ کس طرح مان لیا جائے۔ کہ آپ نے ہمیشہ کیلئے ایک قدیم دستور کو بند کر دیا؟ لیکن چونکہ اس وقت گاؤکشی بھی زوروں پر تھی اور بقول مصنف مہابھارت اکیلا ایک راجہ رنتی دیو ہی بلاناغہ دو ہزار گائیں روز ذبح کرواتا تھا (گومیدھ یگیہ صنہ ۱۲۰) اور بقول پنڈت گردھر شرما جی چترویدی اس زمانہ میں (ہندو) ”راجے اکھولا کروڑوں گائیں مارتے تھے“ (گورکھ پوران کی آلوچنا صہ ۹۲) تو اگر شری کرشن جی نے ذبیحہ کی اس کثرت کو دیکھتے ہوئے محض زرعی ترقی کے لئے وقتی طور پر اس دستور کو بند کروا دیا ہو۔ تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ مگر اس وقتی ممانعت کو دائمی قرار دے لینا قطعاً جائز نہیں۔

حضرت کرشن قادیانیؑ اس لحاظ سے بھی گوپال تھے۔ کہ آپ بہت بڑے زمیندار بھی تھے چونکہ سنسکرت میں زمین کو بھی گئو کہتے ہیں۔ اس لئے جو شخص زمین کی نگہداشت، پرورش اور کھیتی باڑی کرے وہ بھی گوپال ہے۔ پھر سنسکرت زبان میں گئو کے معنے بانی یا کلام بھی ہیں۔ چونکہ حضرت اقدسؑ کو ہمیشہ اپنی زبان کا پاس ہوتا تھا۔ اپنی بات کا پالن کرتے تھے۔ راست گو تھے اس لئے بھی وہ گوپال کہلانے کے مستحق ہیں۔

پھر اس لحاظ سے بھی آپؑ گوپال تھے کہ آپؑ نے گائے صفت لوگوں کی حفاظت کی۔ اُنکی پالنا کی۔ ایسے لوگوں کی جو گائے کی طرح حلیم، بے زبان صابر، شاکر اور بے شر تھے۔

پھر اس لحاظ سے بھی کہ آپؑ خود گوپال ہونے کے مدعی تھے۔ جیسا کہ فرمایا:-

”ہندوؤں کی کتابوں میں ایک پیشگوئی ہے اور وہ یہ کہ آخری زمانہ میں ایک اوتار آئیگا۔ جو کرشن کے صفات پر ہوگا اور اس کا بروز ہوگا۔ اور میرے پر ظاہر کیا گیا ہے کہ وہ میں ہوں کرشن کی ۲ دو صفت ہیں ایک رُدّر یعنی درندوں اور سؤروں کو قتل کرنیوالا یعنی دلائل سے۔ دوسرے گوپال یعنی گائیوں کا پالنے والا یعنی اپنے انفاس سے نیکوں کا مددگار؂

درس القرآن فی رمضان

احباب کرام کو معلوم ہے۔ کہ رمضان المبارک کے ایام میں ہمارے بعض علماء کرام درس القرآن بہ ترجمہ و تفسیر دیتے ہیں۔ جسے مرکزی اصحاب روزانہ سنتے ہیں۔ ان معارف و حقائق سے نمونے کے طور پر سورۃ یٰسین کی چند آیات کی تفسیر جو مولوی ابو العطاء صاحب نے یوم الجمعہ کو فرمائی۔ اس نظم میں پیش کرتا ہوں۔ تا بیرونجات کے احباب بھی اس سے مستفید ہو سکیں۔ اکمل

سورۃ یٰسین اکثر پڑھتے ہیں مسلم مدام
پھر تلاوت اس کی عند الموت بھی کی جاتی ہے
اک مثال اللہ نے اصحابِ قریہ[۱] کی جو دی
پہلے دو مرسل خدا کے آئے تا دکھلائیں راہ[۲]
کی گئی تکذیب دونوں کی تو از راہِ کرم
یعنی سیدنا محمد مصطفےؐ جن کی طفیل
یا یہ سمجھیں موسیٰ و عیسیٰ تھے وہ دونوں رسول
پھر بھی کچھ بدبخت ایسے تھے مکذب ہی رہے
مبتلا اپنے ہی کرتوتوں۔ عداوتوں میں ہوئے
جب ضلالت بڑھ گئے تکذیب الرسل ہونے لگی
وہ قریٰ کا تھا زمانہ اب تمدن کا کمال[ع]
ہیں خدا کا ہوں خدا میرا ہے تم بھی سا دو
اس کی جدوجہد سے پھر غلبۂ اسلام ہے
ہے بہشتی مقبرے[۸] کا انتظام لازوال
بعد ہر اتمام حجت کے معاند منکرین
اِن کفران مکذب۔ لوگوں کا ہے یہ طریق
یاد رکھیں بجھ کے رہجائینگے شعلے بغض کے

وِرد اس کا کرتے رہتے ہیں ہزاروں صبح و شام
جس سے ثابت ہے کہ اس میں ہے کوئی رازِ دوام
تو یہ مکے والوں ہی کو دی گئی تعلیم عام
یعنی ابراہیم و اسمٰعیل۔ ہو ان پر سلام
حق نے بھیجا سب کمالوں کا ہے جن پر اختتام
ہو گیا ہر طرح اعزازِ[۳] رسالت کا قیام
تیسرا بھیجا محمد مصطفےٰ خیر الانام
جو لگائے جا رہے تھے[۴] مرسلوں پر اتہام
سرکشی کا یہ نتیجہ ہوتا ہے بالالتزام
تو مدینے سے رجل[۵] اٹھا بسعیِ تیز گام
دُور مشرق سے بڑھا لے کے ربانی پیام
تا کہ میری طرح ”مغفور[۶] و مکرم“ ہوں تمام
اور بشارت جنت الفردوس کی پاتے ہیں عام
خود بھی جنت میں ملا ہے[۷] آپکو بہتر مقام
پا رہے ہیں اور پائیں گے سزائیں لاکلام
دیدہ و دانستہ استہزاء سے لیتے ہیں کام
اور خاکستر بنیگا ساز و سامانِ عظام

پیشگو قرآن ہے اکمل اِذَا هُمْ خَامِدُوْنَ
اور الہام مسیحا نَهْدِمُ مَا يَعْمُرُوْنَ

۱؎ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۲؎ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا ۳؎ فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ ۴؎ قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۵؎ قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ۶؎ وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى ۷؎ بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ۸؎ قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ۹؎ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۱۰؎ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ○

؂ اور یہ دونوں صفتیں مسیح موعود کی صفتیں ہیں اور یہی دونوں صفتیں خدا تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی ہیں۔“ (تحفہ گولڑویہ صہ ۲۱۶) اور پھر اس لحاظ سے بھی آپؑ گوپال کہلانے کے مستحق ہیں۔ کہ خود خدا نے آپکو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہو کہ:-

”ہے رُدّر گوپال تیری مہما گیتا میں لکھی گئی ہے“ پس یہ کہنا کہ شری کرشن گوپال تھے اور حضرت کرشن قادیانی گوپال نہیں اس لئے یہ انکے مثیل اور اوتار نہیں ہو سکتے۔ غلط ہے [illegible] (باقی) ملک

روزہ۔ سحری اور افطاری کے متعلق عجیب فتوے

معزز معاصر انقلاب ۹ ستمبر افکار و حوادث کے زیر عنوان لکھتا ہے :۔ "جن علاقوں میں جہالت کا زور ہے وہاں روزے اور سحری اور افطاری کے متعلق عجیب و غریب توہمات رائج ہیں اور لطف یہ ہے۔ ان علاقوں کے مولوی بھی قال اللہ اور قال الرسول کو پس پشت ڈال کر من مانے فتوے دے دیتے ہیں اور انہی پر عمل کرتے ہیں۔

مثلاً میانوالی سے ایک دوست نے لکھا ہے کہ اس علاقے میں دیہاتی ملاؤں نے عجیب حالت پیدا کر رکھی ہے۔ یہ لوگ سحری کو ایک گھنٹہ پہلے ہی بند کرا دیتے ہیں۔ اور جب تک شام کو تارے نہیں نکل آتے۔ افطار کی اجازت نہیں دیتے۔ حالانکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تاکید فرمائی ہے کہ سحری میں تاخیر کرو۔ اور افطار میں تعجیل۔ لیکن یہ ملاں کچھ ایسی اوندھی کھوپری واقع ہوئے ہیں کہ اپنے آپکو شارعؑ سے بھی زیادہ محتاط سمجھتے ہیں۔

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ان جاہل ملاؤں کو اپنی جہالت کے باعث جان سے ہاتھ دھونے پڑتے ہیں۔ اسلئے کہ یہ بالکل فطرت کے خلاف فتوے دے دیتے ہیں۔ اور اسلام دین فطرت ہے، اسپر صحیح الفطرت مسلمان انکے فتوں سے بغاوت کر جاتے ہیں۔ اور چونکہ وہ تیز و تند اور جنگجو قسم کے لوگ ہیں اسلئے نوبت کشت و خون تک آجاتی ہے۔

چند مویشی فروش پنجاب سے مویشی خرید کر لا رہے تھے۔ ان میں سے ایک وہ گرمی کی شدت اور روزے کیوجہ سے رستے میں جاں بحق ہو گئے۔ ملّا نے جنازہ پڑھنے سے انکار کر دیا۔ ان کے ساتھیوں اور ملّا کے حامیوں میں سخت لڑائی ہوئی۔ آخر بڑی مشکل سے بیچ بچاؤ کر کے مُردوں کی تکفین و تدفین ہو سکی۔

گذشتہ سے پیوستہ سال کندیاں کے قریب ایک زمیندار روزے سے بالکل جاں بلب ہو گیا۔ مُلّا سے فتوے پوچھا گیا۔ اس نے کہا۔ اس کے منہ میں مٹی کے تین ڈھیلے ڈالو۔ اگر وہ خشک برآمد ہوں۔ تو روزہ افطار کرا دو۔ اگر ان میں لعاب دہن کی نمی موجود ہو۔ تو پھر روزہ پورا کرے۔ اس عمل کے دوران میں روزہ دار چل بسا۔ مُلّا نے کہا "یہ حرام موت مرا ہے۔ اس کا جنازہ جائز نہیں" اسپر روزہ دار کا بھائی آگ بگولا ہو گیا۔ اسنے ایک ہی وار میں صاحب کو "رحمۃ اللہ علیہ" کر دیا۔

امسال علاقہ میانوالی کے ایک گاؤں میں پھر ایک ایسا ہی واقعہ ہوا۔ ایک دیہاتی روزے سے قریب مرگ ہو گیا۔ اُسکے بھائی نے مُلّا سے افطار کی اجازت طلب کی لیکن نہ ملی۔ روزہ دار جاں بحق ہو گیا مرحوم کے بھائی نے مُلّا صاحب کو فتویٰ نگاری کی صحیح تعلیم حاصل کرنیکے لئے "عدم آباد" کے مدرسے میں داخل کر دیا۔ یہ اسلامی علاقوں کی حالت ہے جہاں روزے کی پابندی نماز سے بھی زیادہ کی جاتی ہے لیکن ان مُلّاؤں سے خدا سمجھے جنہوں نے ان سچے اور خوش عقیدہ مسلمانوں کو اس طرح گمراہ کر رکھا ہے۔ مولوی کے فتوے پر اسقدر پابندی سے عمل کرنیوالے مسلمان کہاں ہیں جو جان دیدیں۔ لیکن بلا اجازت افطار نہ کریں"۔

سیرت حضرت اُمُّ المومنین کے متعلق بعض آراء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۔ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ حیدر آباد دکن سے لکھتی ہیں :۔

"آپ کی ہمت آپ کے خلوص اور احمدی مستورات پر احسان عظیم پر مبارکباد دیتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر سے بہتر جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔ نیز آپ کو صحت و سلامتی سے دیر تک سلسلہ احمدیہ کی خدمت کا موقع ملے۔ براہ کرم میرے لئے دس جلدیں ریزرو کر لیں۔ کیونکہ میری سات لڑکیاں ہیں۔ دو لڑکے اور ایک میرے اپنے لئے"

۲۔ نسیم احمد خان صاحب بمبئی سے لکھتے ہیں :۔

"آپ نے حضرت اماں جان کی سیرت لکھکر شائع کرنے کا جو اعلان فرمایا ہے۔ اسے پڑھ کر مجھے از حد خوشی ہوئی۔ یہ کتنی بڑی نعمت ہے جو آپ ہم کو دینگے۔ میں بیس کتابیں خرید ونگا۔ دس کتابیں چھپ جانے پر میری طرف سے آپ حضرت اماں جان کی خدمت میں پیش کر دیں تا وہ جس جس شخص یا صحابیہ کو دینا چاہیں دیدیں۔ باقی دس کی تفصیل میں پھر عرض کرونگا میرے پاس اس وقت روپیہ ہوتا۔ تو میں ایک سو جلدیں خرید کر مفت تقسیم کرتا۔

۳۔ مراد بخش صاحب جھانسی :۔ "آپ کی پہلی تصنیف لطیف سے دل نے بڑی راحت حاصل کی۔ احمدیت کی تاریخ ہمارے ہاتھوں میں دے دی۔ اب دوسری تصنیف جس کی اشد ضرورت تھی۔ اس قابل قدر خدمت کا بھی آپ کے سر سہرا رہا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

۴۔ حضرت میرزا بشیر احمد صاحب نے تحریر فرمایا :۔ "یہ کام بہت مبارک ہے اللہ تعالیٰ آپکے کام میں برکت عطا کرے۔ واقعات کی چھان بین اور تاریخوں وغیرہ کے معاملہ میں بہت احتیاط سے کام لیں۔ میں انشاء اللہ دس نسخے خرید ونگا"

۵۔ چوہدری مشتاق احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی مجاہد تحریک جدید تحریر فرماتے ہیں :۔ "حضرت ام المومنین متعنا اللہ بطول حیاتہا۔ کی سیرت مرتب کرنے کا عزم مبارک ہو۔ حضرت اماں جان سے محبت ہمارے ایمان کا جزو ہے۔ اس لئے آپ کی سیرت ہمارے لئے از حد دلکشی رکھتی ہے۔ اور ہم بے تابی سے اس کی طباعت و اشاعت کے منتظر ہیں۔ سیرت کے دس نسخے میرے لئے ریزرو رکھ لیں" کیا ایسی کتاب کی آپ کو ضرورت نہیں ہے؟

غور فرمائیں

پیشگی قیمت عہ بلا محصولڈاک جو جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب۔ الہ دین بلڈنگ سکندر آباد کی خدمت میں ارسال فرمائیں۔

شیخ محمود احمد عرفانی ایڈیٹر الحکم قادیان

یکم اکتوبر کو وی۔ پی ارسال کئے جا رہے ہیں۔ احباب وصول کے لئے تیار رہیں۔ (مینیجر)

ڈاکٹر صاحبان موتی سرمہ کے ہی گرویدہ ہیں

جناب ڈاکٹر روشن لعل صاحب آنند ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس غازی آباد سے تحریر فرماتے ہیں "میں نے آپکا سرمہ کئی مریضوں کو استعمال کروایا نتائج نہایت خوشگوار ہے نہ صرف عوام بلکہ اہل فن حضرات کیلئے بھی یہ بہت کارآمد چیز ہے ۲ تولہ اور ارسال فرما کر مشکور کیجئے" موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے تریاق اعظم سے بڑھ کر ہے لہذا آپکو بھی صرف یہی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہیئے قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے محصول ڈاک علاوہ۔ ملنے کا پتہ

مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان پنجاب

احباب کرام

اگر آپکو ہماری بات کا یقین نہیں کہ عزیز کار بالک منجن دانتوں کی بیماریوں کیلئے مفید ہے تو ایکدفعہ آپ آزمائش کر لیجئے بفضل خدا آپکی ہر طرح سے تسلی ہو جائے گی۔ قیمت فی شیشی ۴ر تین شیشی کی قیمت ایک روپیہ۔ علاوہ محصولڈاک ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے

عزیز کار بالک سٹور ریلوے روڈ قادیان

تریاق کبیر

اسم بامسمیٰ تریاق ہے۔ کھانسی نزلہ۔ درد سر۔ ہیضہ۔ بچھو اور سانپ کے کاٹے کیلئے بس ذرا سا لگا نیسے فوری اثر دکھاتا ہے۔ ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے۔ قیمت فی شیشی عہ ۱۲ر درمیانی شیشی ۸ر۔ چھوٹی شیشی ۹ر

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

ست سلاجیت آفتابی

ست سلاجیت آفتابی فی الواقعہ بہت ہی مفید چیز ہے۔ فوائد: مخرج سنگ مثانہ مقوی گردہ۔ دافع ورم و چوٹ۔ مقوی اعضائے رئیسہ۔ مزید حرارت غریزی۔ معدہ کو طاقت دیتی جگر اور مثانہ کو صاف کرتی اور پیشاب اور پٹھوں کو قوت دیتی۔ سردیوں میں بدن کو گرم رکھتی اور پرانے دردوں کو دور کرتی ہے۔ قیمت ست سلاجیت آفتابی عہ تولہ آتشی ۸ آنے تولہ۔ گھٹیا ۲ آنے تولہ۔

نوٹ: سلاجیت اور قلب الجد کے فوائد کی مفصل کیفیت معلوم کرنے کے لئے الگ اشتہار تین پیسہ کا ٹکٹ بھیجکر طلب کریں۔

طبیہ عجائب گھر قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

برلن ۲۸ ستمبر۔ نارد ے کی جرمن نوجوں کے سامنے جرمن کمشنر نے ہٹلر کا ایک بیان پڑھا کہ "ہم بالشوزم اور اس کے سرمایہ دار ساتھیوں کے خلاف زندگی اور موت کی لڑائی لڑ رہے ہیں۔ یہ جنگ نہ صرف جرمن بلکہ سارے یورپ کی قسمت کا فیصلہ آنے والی کئی صدیوں تک کے لئے کریگی۔ جرمنی نے ان قربانیوں کو جاری رکھنے کا تہیہ کیا ہوا ہے۔ اور اسے اس بات کا یقین ہے کہ جرمنی کا یہ عزم اسے فتح کی طرف لے جائیگا اور ایسے حالات پیدا کر دے گا۔ جو امن پسند یورپ کی تعمیر کے لئے ضروری ہیں۔ ہٹلر کا یہ عزم ناقابل چیلنج ہے۔ کہ فیصلہ کن جنگ کے فاتحانہ خاتمہ پر آزاد نیشنلسٹ۔ سوشلسٹ نارو ے پیدا ہوگا۔

پیرس ۲۸ ستمبر۔ فرانس کے نازی لیڈر مارشل ڈیٹ نے کل ایک پبلک جلسہ میں کہا کہ فرانس میں انقلاب پسندوں کی ایک فوج موجود ہے۔ جو اتحادیوں کا اشارہ ملتے ہی میدان میں آنے کو تیار ہے۔ اس کا مقصد جرمن فوجوں کے گلے گرائے پر پانی پھیر دینا ہے۔ اس لئے بچاؤ کا واحد طریقہ یہ ہے کہ سخت قدم اٹھایا جائے۔ اس وقت فرانس مر رہا ہے۔ کیونکہ قوم نے جرمنی کا تجویز کردہ راستہ اختیار کرنے سے انکار کر دیا۔

لکھنؤ ۲۸ ستمبر۔ یہاں یہ اطلاع پہنچی ہے کہ گاندھی جی اور حکومت ہند میں بنگال کے قحط کے متعلق خط و کتابت ہو رہی ہے۔ گاندھی جی نے حکومت کو لکھا ہے کہ وہ انہیں مناسب سہولتیں بہم پہنچائے۔ تا کہ صورت حالات کو آسان کرنے کے لئے اپنے اثر و رسوخ کو استعمال کر سکیں۔

نیویارک ۲۸ ستمبر۔ آرچ بشپ آف نیویارک نے بتایا کہ مجھے اُمید ہے۔ کہ اتحادی فوجیں روم کو تباہی سے بچائیں گی۔

الجیرس ۲۸ ستمبر۔ ری پبلکن فاسسٹ پارٹی نے ایک نیا فرمان جاری کیا ہے۔ جس کی رو سے جرمن مقبوضہ اٹلی کے وہ اطالوی جن کی عمر ۱۸ اور ۲۳ سال کے درمیان ہے۔ جبری مزدور بھرتی کئے جا سکتے ہیں۔

لنڈن ۲۸ ستمبر۔ محکمہ بحر نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہفتہ کی صبح کو جرمن ای بوٹوں کے کئی دستے انگلستان کے مشرقی ساحل سے پرے دیکھے گئے۔ ہمارے گشتی سمندری دستوں نے انہیں روکا۔ اور اس سے پیشتر کہ وہ مشرق کیطرف پسپا ہو جاتے۔ کافی دیر تک گولہ باری ہوتی رہی۔ ایک جرمن ای بوٹ غرق ہوگئی اور کئی ایک کو نقصان پہنچایا گیا۔ ہمارا ایک ٹرالر تارپیڈو لگنے سے غرق ہوگیا۔

لاہور ۲۷ ستمبر۔ خواجہ نذیر احمد صاحب کے خلاف سی۔ آئی۔ ڈی۔ کے سپیشل سٹاف کی تحقیقات اب تقریباً مکمل ہوگئی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ خواجہ صاحب کے مقدمہ کا چالان ۶ اکتوبر کو پیش ہوگا۔

لائل پور ۲۷ ستمبر۔ گندم ۰-۱-۱۱ تا ۰-۳-۱۱ نخود ۰-۱۰-۹ ہنولہ بیکار ۰-۸-۸ تیل توریہ ۰-۸-۳۶ سرسوں ۰-۸-۱۳ ماش ۰-۴-۱۳ مونگی ۰-۶-۱۳ مسور ۰-۰-۱۲ گھی ۰-۰-۱۳۲ میدہ ۰-۱-۲۷

امرتسر ۲۷ ستمبر۔ ململ ۳۷۶ ۰-۱۲-۱۸ لٹھا جاپانی ۰-۰-۵۴ ۱۶۰۰ ۰-۰-۵۶ ۳۹۴ ۰-۸-۴۷ وائل آدرش کلاں ۱-۱-۰ موتی ۰-۴-۱ کندن ۰-۱۴-۱ بارڈر ۱۲/۱ بغیر بارڈر ۰-۱۱-۰

نئی دہلی ۲۸ ستمبر۔ امریکن انجینئر شمال مشرقی آسام سے ایک سڑک نکال رہے ہیں۔ جو لاشیو اور چنکنگ کے درمیان کسی جگہ برما روڈ سے مل جائے گی۔ اس سڑک کو چین کی سڑک کہا جائے گا۔ مگر بعض اشخاص نے اسے ٹوکیو روڈ کا نام دیا ہے۔ کیونکہ اتحادی فوجیں اس سڑک سے گزر کر ٹوکیو پر حملہ کرنے کی کوشش کریں گی۔ اس سڑک کی تعمیر کے لئے ہندوستانی چینی اور حبشی مزدور لگائے گئے ہیں۔ سڑک کی تعمیر کا کام بے حد مشکل ہے۔ کیونکہ سڑک بعض مقامات پر چار ہزار فٹ اونچی پہاڑیوں اور بعض مقامات میں گہری ندیوں سے گزریگی۔ راستے میں ایسے بہت سے جنگلات کو بھی عبور کرنا پڑے گا۔

لنڈن ۲۹ ستمبر۔ نیپلز کی لڑائی کیلئے جو جنگی جہاز کام کر رہے ہیں۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ انہوں نے سیلرنو کے شمال مغرب میں میدانی فوجوں کا ہاتھ بٹایا ہے۔ وہ امریکی فوجیں جو پہاڑیوں میں لڑ رہی تھیں۔ اب وہ جرمن چوکیوں پر قبضہ کرتی ہوئی آگے نکل گئی ہیں۔ اور ایسی جگہ پہنچ گئی ہیں۔ جہاں سے نوچیرا پر حملہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ شہر سیلرنو سے ۲۰ میل شمال مغرب کی طرف ہے۔ امریکی دستوں نے شمال مغرب کی طرف جرمن ڈیفنس لائن میں جو دراڑ ڈالی تھی۔ اسے اب ۵ میل اور چوڑا کر دیا گیا ہے۔ جرمنوں کی طرف سے یہ خبر ملی ہے کہ پانچویں امریکن فوج کے ٹینک بھی نیپلز کی لڑائی میں حصہ لے رہے ہیں۔ لیکن اتحادی ذرائع سے اس خبر کی ابھی تصدیق نہیں ہوئی کہ نیپلز کی لڑائی شروع ہو چکی ہے۔ آٹھویں برطانی فوج نے فوجیا پر قبضہ کر لیا ہے۔ مسٹر روزویلٹ نے اسے ایک اہم فوجی کامیابی قرار دیا ہے۔ یہاں ایک بڑا اور پندرہ چھوٹے ہوائی اڈے ہیں۔ بحیرہ روم اور شمالی افریقہ میں اتحادی ٹھکانوں پر جرمن ہوائی جہاز انہی اڈوں سے اڑ کر حملے کیا کرتے تھے۔ فوجیا پر قبضہ جنرل منٹگمری کی دلیرانہ چال کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے آٹھویں فوج کے بکتر بند دستوں کو دشمن کی صفوں میں سیدھے گھس جانے کا حکم دیا۔ چنانچہ یہ ہلہ بڑا کامیاب ثابت ہوا۔ فوجیا پر قبضہ کی وجہ سے اب اس جرمن فوج کے بائیں بازو کو بھی پیچھے دھکیلا جا سکتا ہے۔ جو پانچویں فوج سے لڑ رہی ہے۔

الجیرس ۲۹ ستمبر۔ کارسیکا میں جرمن برابر پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ انہوں نے الیریا بندرگاہ کو خالی کرنا شروع کر دیا ہے۔ جو بیکیا سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اب جرمنوں کے پاس تھوڑا سا علاقہ رہ گیا ہے۔ جو ۴۰ میل لمبا اور ۲۰ میل چوڑا ہے۔

ماسکو ۲۹ ستمبر۔ روسی فوجیں سفید روس میں لگاتار بڑھ رہی ہیں۔ دشمن موسیلاب کے مغرب کی طرف روسی فوجوں کو روکنے کی کوشش کر رہا ہے۔ لیکن روسی فوجوں کا دباؤ برابر بڑھ رہا ہے۔ وہ روسی دستے جو گومیل پر بڑھ رہے ہیں۔ اب صرف ۱۲ میل دور رہ گئے ہیں۔ کل روسیوں نے دو سو میل کے علاقہ میں ایک ہزار سے زیادہ شہروں و دیہات پر قبضہ کر لیا ہے۔ ماسکو کے غیر سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ روسیوں نے کئی بڑے ٹاپوؤں پر قبضہ کر لیا ہے۔ روسی بمباروں نے کل جرمنوں کی ۲۰۰ لاریاں اور کئی ٹینک تباہ کر دئے ۴۰ ہوائی جہازوں کو بھی تباہ کر دیا۔

واشنگٹن ۲۹ ستمبر۔ جنرل میکارتھر کی فوج نے کل نیوگنی کے کنارے اہم جاپانی اڈے ویواک پر بڑے زور کا حملہ کیا۔ اور سات بڑے جاپانی جہازوں کو غرق کر دیا جن میں سے ۳ تیل لے جانے والے اور ۴ تجارتی تھے۔ بہت سے جاپانی ہوائی جہاز مقابل پر آئے۔ مگر ان میں سے ۳۴ کو گرا لیا گیا۔ ۵۰ اور کو بھی زمین پر ہی ٹھکانے لگایا گیا۔ سرکاری طور پر یہ بھی اعلان ہوا ہے کہ آسٹریلین فوجوں نے فن شافن میں جاپانی فوجوں کو بھاری نقصان پہنچایا ہے۔

لنڈن ۲۹ ستمبر۔ کل البرٹ ہال میں مسٹر چرچل نے ایک تقریر میں برطانیہ کی عورتوں کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ اگر جنگ میں یہ عورتیں ہر قسم کا کام نہ سنبھال لیتیں۔ تو برطانیہ جنگی کوششوں کو اتنے وسیع پیمانہ پر جاری نہ کر سکتا۔ ہماری عورتوں نے امید سے بڑھ کر بعض ایسے کاموں میں حصہ لیا ہے۔ جن کا پہلے انہیں نااہل سمجھا جاتا تھا۔ اس موقعہ پر ۶ ہزار برطانوی عورتیں موجود تھیں۔

مانچسٹر ۲۹ ستمبر۔ چوتھی ہندوستانی ڈویژن کے نمائندے کل یہاں پہنچے۔ شہریوں نے بڑی شان سے ان کا استقبال کیا۔ لارڈ میئر نے ان ہندوستانیوں کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔ کہ ان بہادروں کی ہمت اور قربانیوں کی وجہ سے ہی ہم کامیابی کے قریب پہنچے ہیں۔ انہوں نے بڑی بھیانک لڑائیوں میں سلطنت کی عزت کو قائم رکھا۔

لنڈن ۳۰ ستمبر۔ برطانوی ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے۔ کہ کل رات انگریزی ہوائی جہازوں نے بھاری تعداد میں جرمنی میں ہنوور اور ایمڈن پر بمباری کی۔ دوران حملوں میں ہمارے ۳۸ ہوائی جہاز لاپتہ ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوئن ٹیبلٹس (ٹکیاں) ملیریا سے بچنے کیلئے بہترین دوا ثابت ہوئی ہیں
۱۰۰ ٹکیہ دو روپیہ۔ محصول ڈاک ۹ر دو شیشیوں کے لئے
دی کوئن سٹورز قادیان۔ پنجاب